150

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

[illegible] انتظامی اور اشتہارات کے متعلق تمام خط و کتابت بنام مینیجر [illegible]

جلد ۳۰ | ۱۶- ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۵- ماہ شوال ۱۳۶۱ھ | ۱۶- ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴- ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ آج کمر میں درد کی شکایت بھی رہی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح ½ ۹ بجے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی لڑکی اور بعد نماز عصر جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۵- ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

ہندوستان میں فرقہ وارانہ اتحاد کا صحیح طریق

ہندوستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور تلخی کو دُور کرنے کی ضرورت کا احساس ہر شریف نیک نیت اور دردمند ہندوستانی کے دل میں ہے۔ اور اسی کے پیش نظر لاہور میں عید الفطر کی تقریب پر مسلم کلب کی طرف سے نرسنگھ داس گارڈن میں ایک شاندار پارٹی دی گئی۔ جس میں غیر مسلم بھی بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ ملاپ ۱۵ اکتوبر کا بیان ہے۔ کہ "فرقہ وارانہ اتحاد کی غرض سے صوبہ میں پہلی بار عید کی اس پارٹی میں غیر مسلموں کو مدعو کیا گیا۔ غیر مسلم مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ تہواروں کے اکٹھا منائے جانے سے فرقہ وارانہ اتحاد کو تقویت پہونچے گی۔ دیوان بہادر کشن کشور اور سردار بلدیو سنگھ وزیر ترقیات نے ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے بالترتیب دیوالی اور گورو نانک دیو کے جنم دن پر ایسی ہی مشترکہ پارٹیاں کرنے کے لئے دعوت دی"

معاصر "ملاپ" نے اس خیال کی بہت تعریف کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ:-

"جس آدمی کے دل میں ایسا کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اور جن لوگوں نے یہ سب انتظام کیا۔ میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں .... ضرورت ہے۔ کہ اس طریق کو بار بار استعمال کیا جائے۔ ہر تہوار کو خواہ وہ ہندوؤں کا ہو سکھوں کا یا مسلمانوں کا سب لوگ مل کر منائیں"

اس میں شبہ نہیں۔ کہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک دوسرے سے قریب کرنے کے لئے یہ طریق بہت موزوں ہے۔ لیکن اس بات کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ایسے لوگ جو اس قسم کی پارٹیاں منعقد کر سکتے اور کرتے ہیں۔ یا ان میں مدعو کئے جاتے ہیں۔ وہ ایسے طبقہ سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جو پہلے ہی فرقہ وارانہ تعصبات کا زیادہ شکار نہیں ہوتا۔ اور ان کی ایسی پارٹیوں کا اثر عوام پر جن کی متعصبانہ ذہنیت دراصل ساری کشیدگی کی ذمہ وار ہے۔ بہت کم پڑتا ہے۔ بڑے بڑے لوگ تو ایسی مشترکہ دعوتوں اور پارٹیوں سے ایک حد تک متحد ہو سکتے۔ یا کم سے کم خوشگوار تعلقات پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ ان کا باہم اتحاد عوام کو فساد انگیزی اور ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھ کر اسے نقصان پہونچانے کے ارادوں سے باز رکھنے میں زیادہ ممد نہیں ہو سکتا۔ اور ہندوستان میں ان لوگوں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ جو اعلیٰ سوسائٹی سے دُور ہیں۔ اور ان لوگوں کو باہم متحد کئے بغیر ملک کی وہ مشکل دُور نہیں ہو سکتی جسے دُور کرنا مقصود ہے۔

ہندوستان کے لوگوں میں اتحاد کے لئے کوشش کرنے والوں کو یہ امر کبھی بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اس ملک کے اکثر لوگ مذہبی میلانات رکھتے ہیں اور اپنے مذاہب کی صحیح تعلیم سے ناواقفیت اور مطلب پرست وخود غرض لیڈروں کی غلط راہ نمائی نے ان کے اندر ایسا مذہبی تعصب پیدا کر رکھا ہے۔ اور دوسرے مذاہب اور پیشوایان مذاہب کے بارہ میں ان کے خیالات کو اس قدر زہر آلود کر رکھا ہے۔ کہ وہ زہر ہر موقعہ پر پھوٹ بہتا اور ملکی فضا کو مسموم کر دیتا ہے۔ اور بدقسمتی سے اس ملک کی اکثریت خاص طور پر اس مرض میں مبتلا ہے۔ پس جو لوگ ملکی فضا کو صاف کر کے مختلف اقوام کے افراد میں یگانگت اور اتحاد دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اصل مرض کا علاج کریں۔ ان کی تجاویز کو بھی سراسر بے فائدہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن وہ کوئی مستقل۔ پائیدار اور عالمگیر اثر پیدا نہیں کر سکتیں۔

جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دُور بین نگاہ نے آج سے قریباً چودہ سال پیشتر یعنی ۱۹۲۸ء میں جبکہ کسی کا ذہن بھی اس طرف نہ گیا تھا۔ اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے وہ ہولناک نتائج اور نقصانات بھی اس قدر وضاحت سے سامنے نہ آئے تھے۔ جیسے آج ہیں۔ اس مشکل کو دیکھا۔ اور ملک کو اس سے نجات دلانے کا صحیح رستہ تجویز فرمایا۔ اور اہل ملک کو توجہ دلائی۔ کہ وہ ایک دوسرے کے بانیان مذاہب کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور ان کی تحقیر و توہین کر کے ان کے ماننے والوں کے قلوب کو مجروح کر کے ملکی فضا کو مکدر کرنے کی روش کو ترک کر دیں۔ اس تحریک کو عملی صورت دینے کے لئے حضور نے اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی۔ کہ سال میں ایک دن مقرر کر کے ہر جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے صحیح واقعات اہل ملک کے سامنے بیان کرنے کے لئے جلسوں کا انتظام کیا جائے۔ تا حضور علیہ السلام کی ذات والا صفات کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں۔ اور جو غلط واقعات آپ کے متعلق مشہور ہیں۔ ان کا ازالہ ہو کر آپ کا روشن اور پاکیزہ چہرہ لوگوں کو نظر آ سکے۔ اور وہ آپ سے محبت کرنے پر مجبور ہوں۔ چنانچہ یہ جلسے اب تک ہر سال منعقد ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ملکی فضا میں نہایت اچھا اثر پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کوئی دو سال سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جملہ پیشوایان مذاہب کا دن منایا جاتا ہے۔ جس میں دیگر ادیان کے پیشواؤں کے صحیح حالات لوگوں کو سنا کر ان کے لئے عزت و احترام کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

اور جس وقت عوام الناس مختلف مذاہب کے پیشواؤں کے صحیح حالات معلوم کر لیں گے۔ اور ان کے دلوں سے ان کے متعلق غلط فہمیاں رفع ہو کر عزت و احترام اور محبت کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔ وہی وقت ہندوستان میں حقیقی اتحاد کا ہوگا۔ پس جو لوگ واقعی اتحاد بین الاقوام کے خواہاں ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری مستعدی سے سرگرم عمل ہوں۔

اس سال یوم پیشوایان مذاہب ۲۵ اکتوبر کو یعنی آج سے صرف چند روز بعد منایا جا رہا ہے۔ اور ہر بہی خواہ ملک و وطن کا فرض ہے۔ کہ اسے کامیاب بنا کر حقیقی اتحاد کے راستہ کو صاف کرے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے دوسری اقوام کے سنجیدہ لوگوں کا تعاون حاصل کرنے اور انہیں جلسوں میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۷، ۱۸ اخاء ۱۳۲۱ ہش / اکتوبر ۱۹۴۲ء

ہر سچے خادم کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہونے کی مقدور بھر کوشش کرے۔

ہر سائق کا فرض ہے۔ کہ اس موقعہ پر اپنے حزب کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو مرکز احمدیت میں حاضر کرنے کے لئے کوشاں ہو۔

ہر قائد کا فرض ہے۔ کہ وہ اور اس کی مجلس اس نہائت اہم اور ضروری اجتماع سے بہمہ وجوہ مستفید ہو۔ خاکسار خلیل احمد سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ بیج لگا کر آئیں

تمام اراکین خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے اراکین بیج لگا کر آئیں۔ بغیر بیج کے کسی کو احاطۂ اجتماع میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ بیج اجتماع کے موقعہ پر مقام اجتماع پر دو آنے فی بیج کے حساب سے مل سکیں گے۔ اور اس سے پہلے دفتر خدام الاحمدیہ سے قائد کی تصدیق کے ساتھ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ

یوم پیشوایان مذاہب ۲۵ اکتوبر کو منایا جائیگا

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کی تاریخ تبدیل کر کے ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء کی بجائے ۲۵ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ احباب اچھی طرح نوٹ فرمالیں اور یاد رکھیں۔ کہ ان جلسوں کی جو ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ اس سے زیادہ پہلے نہ تھی۔ اس لئے اس جلسہ کے انتظامات بہت زیادہ اہتمام سے کئے جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عذاب الہٰی سے بچنے کا طریق

"عذاب اور دکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے۔ کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ جب تک سچی توبہ نہیں کرتا۔ یہ بلائیں جو عذاب الہٰی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو نہیں بدلتا۔ جو اس بارے میں اس نے مقرر فرما دیا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالےٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ خدا تعالےٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے۔ اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الہٰی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ خدا تعالےٰ کا ایک قانون اور سنت ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ خود اللہ تعالےٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو۔ یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے۔ جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم میں کیا ہے۔ اس کے عذاب اور دکھ کو بدل دیتا ہے۔ اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

مبلغین سلسلہ کے لئے ضروری اعلان

مبلغین کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ریزولیوشن ۱۹/۱۲ - ۴۲ کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مبلغین دعوۃ و تبلیغ کا امتحان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ہوا کرے۔ اور یہ امتحان نظارت ہذا خود لیا کرے گی۔ اس سال کے لئے مندرجہ ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔

(۱) جنگ مقدس (۲) براہین احمدیہ حصہ پنجم یا ست بچن (۳) چشمۂ معرفت

اس امتحان کی تاریخیں ۲۰، ۲۱، ۲۲ دسمبر ۱۹۴۲ء مقرر کی جاتی ہیں۔ ہر کتاب کا ایک پرچہ ہوگا۔ وہ مبلغین جو مبلغین کلاس پاس ہیں۔ ان کو پاس ہونے کے لئے ۵۰ فی صدی نمبر لینے ضروری ہوں گے۔ باقی عام مبلغین کا معیار ۳۳ فی صدی ہوگا۔ تمام مبلغین منجملہ مبلغین مقامی تبلیغ اس ہدایت کو نوٹ فرمالیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

نتیجہ امتحان درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ قادیان

(۱) مولوی سید علی صاحب	۷۵۱ / ۱۳۰۰
(۲) مولوی محمود احمد صاحب خلیل	۶۶۲ / ۱۳۰۰

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تلاش گمشدہ

مسمی بشیر احمد احمدی پسر محمد دین صاحب قوم جٹ ساکن بھوئیوال ضلع شیخوپورہ تحصیل شرق پور عمر ۱۶ سال قد درمیانہ رنگ گورا لباس سادہ زمیندارہ ۳ اکتوبر سے گھر سے غائب ہے۔ احباب خیال رکھیں۔ اگر کسی دوست کو ملے تو جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ کو اطلاع دیں۔ یا اسے قادیان بھجوا دیں۔

151

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بڑائی کیلئے دعویٰ کیا؟

عیسائی - یہودی - آریہ عموماً اور یورپ و امریکہ کے پادری خصوصاً آئے دن حضور علیہ السلام کے متعلق اعتراض کرتے رہتے ہیں - کہ آپ نے اپنی وجاہت - عزت - وقعت اور رفعت منزلت کے لئے دعویٰ نبوت کیا اور آپ ۲۳ سال تک معاذ اللہ اپنی طرف سے وحی بنا کر لوگوں کو بتاتے رہے - لیکن جب ہم احادیث کو پڑھتے ہیں - اور آپ کے حالات زندگی ہمارے سامنے آتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے - کہ ان معاندین اسلام کی اعتراضات میں سوائے بغض و تعصب کے خمیر کے اور کچھ نہیں - اور یہ خمیر کبھی کبھی جوش مارتا ہے جس کی وجہ سے یہ اعتراضات ہوتے ہیں - ان کی تردید میں چند واقعات عرض کرتا ہوں -

(۱) جس دن آپ کے صاحبزادہ ابراہیمؓ فوت ہوئے - اتفاق سے اسی دن سورج کو گرہن لگا - عرب کے لوگ چونکہ شگون پرست تھے - اور انہیں کوئی علم نہ تھا - کہ سورج گرہن کس طرح ہوتا ہے - اس زمانہ میں بھی جبکہ تہذیب نو کا دعوےٰ ہے - کہ وہ ہر جگہ پہونچ چکی ہے لاکھوں - کروڑوں آدمی بے خبر ہیں اور انہیں پتہ نہیں - کہ کس طرح سورج گرہن ہوتا ہے لوگوں میں چرچا ہوا - کہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادہ کی وفات کے غم کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے - آپ کو جب معلوم ہوا - کہ لوگوں کا یہ خیال ہے - تو آپ نے فرمایا - ان الشمس والقمر لاینکسفان لموت احد یقیناً سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا - اب دیکھو - اگر حضور کا مقصد جیسا کہ معترضین کہتے ہیں معاذ اللہ اپنی بڑائی چاہنا ہوتا - تو یہ کتنا اچھا موقعہ تھا - لوگوں کو اپنی طرف سے تحریک کئے بغیر ان کے دلوں میں خود تحریک پیدا ہوئی - کہ آپ کے صاحبزادہ کے غم کی وجہ سے سورج کو گرہن ہوا ہے - لیکن آپ نے اسی وقت اس خیال کی تردید کر دی

(۲) مکہ فتح ہوا - آپ عرب کے بادشاہ ہو گئے - بادشاہ کے کچھ حقوق ہوتے ہیں - تاج و تخت ہو - حکومت ہو - عزت و تعظیم کی جائے - سکہ چلوانا بڑے بڑے وزراء و فضلاء کو دربار میں حاضر رکھنا وغیرہ - اور کچھ فرائض ہوتے ہیں - سلطنت میں امن و امان برقرار رہے - عدل و انصاف قائم ہو - رعایا کی خبر گیری - مقدمات فیصل کرنا - وغیرہ - میں تحدی سے کہتا ہوں - کہ آپ نے اپنے حقوق میں سے کوئی حق نہیں لیا - لیکن فرائض میں سے کوئی فرض نہیں چھوڑا - تاج و تخت آپ نے نہیں بنوائے - سکہ آپ نے رائج نہیں کیا - عزت و تعظیم آپ نے نہیں کروائی - فتح مکہ کے دن ایک کافر جو کہ صنادید عرب میں سے تھا کانپتا ہوا حاضر ہوا - کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے - آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا - هون علیک فانی لست بملک تو کیوں کانپتا ہے - میں تو ایک بیوہ کا یتیم لڑکا ہوں - ہم کبھی باسی گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے - نیز آپ فرمایا کرتے - میری مثال تو ایک مسافر کی ہے جو کہ تمازت آفتاب برداشت نہیں کر سکتا - اور کچھ دیر کے لئے درخت کی چھاؤں میں آرام کرتا ہے - بعدہٗ پھر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے

(۳) حاتم جو کہ مشہور سخی ہوا ہے - اس کا لڑکا عدی مسلمان ہو کر تحقیق کے لئے مدینہ آیا - اور مسجد میں آپ سے ملاقات کی - بات چیت کرنے کے بعد حضور علیہ السلام اسے ساتھ لے کر آ رہے تھے - راستہ میں ایک حبشی لونڈی ملی - اور دیر تک آپ سے گفتگو کرتی رہی - حضور علیہ السلام نہایت خاموشی سے ساتھ سنتے رہے - یہ نظارہ دیکھ کر عدی بن حاتم کہتے ہیں - میں نے سمجھ لیا - کہ آپ بادشاہ تو نہیں ہو سکتے - حضور علیہ السلام کی کوئی حرکت و سکون زندگی میں ایسی نہیں - کہ جس سے معلوم ہو سکے - آپ وجاہت چاہتے تھے -

(۴) مکہ کی زندگی میں جبکہ آپ سخت تکالیف و مصائب میں تھے - صنادید عرب آپ کے پاس آئے - اور انہوں نے کہا - کہ اگر آپ کو سلطنت کی خواہش ہے - تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں - اگر مال کی خواہش ہے - تو ہم آپ کو اس قدر مال دیتے ہیں - کہ آپ سب سے زیادہ امیر ہو جائیں گے اگر کسی رشتہ کی خواہش ہے تو ہم خوبصورت سے خوبصورت رشتہ آپ کو مہیا کر دیتے ہیں لیکن آپ نے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا - کیا وجاہت پسندی اور بادشاہ بننے کی خواہش ایسی ہی ہوتی ہے - افسوس ہے - ان دشمنوں پر جو کہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کر دیتے ہیں - مکہ کی زندگی میں آپ کو بغیر کسی محنت و مشقت کے یہ چیزیں حاصل ہوتی تھیں جن کے حصول کے لئے دشمن کہتے ہیں کہ آپ نے دعوےٰ کیا - پھر آپ نے وہ چیزیں کیوں نہ لیں بلکہ فرمایا - میرا ان اغراض سے کوئی واسطہ نہیں میں تو خدا کا پیغام دنیا کو دینے آیا ہوں - پھر بادشاہ اپنی اولاد کو اپنا جانشین بنا جاتے ہیں - لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا - آپ کے بعد ابوبکر رضؓ خلیفہ ہوئے - وہ غیر قبیلہ کے فرد تھے - عمرؓ بھی غیر قبیلہ کے تھے اور عثمانؓ بھی غیر قبیلہ کے تھے -

ایک دفعہ ایک صحابی کے ہاں آپ دعوت پر تشریف لے گئے - لڑکیاں خوشی میں اشعار پڑھنے لگیں - ایک لڑکی نے یہ مصرعہ پڑھا - فینا نبی یعلم ما فی غد - ہم میں ایسے نبی ہیں - جو کہ آنے والے حالات کو جانتے ہیں - آپ نے فوراً اس کو روک دیا - اور فرمایا - دعی ھذہ وقولی ما تقولین - لڑکی اس کو پھر نہ کہنا اور جو چاہے کہ - اب دیکھو کیا اس کو ہی وجاہت پسندی اور حب جاہ کی خواہش کہتے ہیں - اگر نعوذ باللہ آپ اپنی وجاہت چاہنے والے ہوتے - تو ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کلمہ طیبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر آریہ - عیسائی وغیرہ اعتراض کرتے ہیں - کہ مسلمان بھی شرک میں مبتلا ہیں - کیونکہ یہ خدا کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ اسی کلمہ میں حضرت محمدؐ کو بھی شریک کر لیا گیا ہے یہ اعتراض ان لوگوں کا تعلیم اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے - ہم نے حضرت محمدؐ کو کلمہ طیبہ میں خدا کے طور پر نہیں رکھا - ہمارے نزدیک مطلوب - مقصود - معبود اور جس کی عبادت کی جائے - خدا کے سوا اور کوئی نہیں - جب ہم نے کہا - کہ خدا کا کوئی شریک نہیں - اور لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا - تو ہم اس کو کس طرح راضی کر سکتے ہیں - کیونکہ اس کے خوش ہونے کے سوا ہم اپنا مقصود و مطلوب نہیں پا سکتے - بیٹا باپ کی خواہشات پر عمل کر کے اس کو خوش کر سکتا ہے ماں بیٹی کو اپنی رضامندی کے طریق بتا دیتی ہے بادشاہ بھی اپنی رضامندی کے لئے قوانین نافذ کرتے ہیں وغیرہ - بعینہٖ ہم خدا کو راضی کرنے کے لئے اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اس کے احکام دن کے متعلق یہ ہیں - اول فجر کی نماز پھر ظہر کی نماز - پھر عصر کی نماز - پھر مغرب کی نماز پھر عشاء کی نماز وغیرہ - وہ تہجد سے بھی خوش ہوتا ہے - انا ناشئۃ اللیل ھی اشد وطاً واقوم قیلاً - وہ سال میں ایک ماہ کے روزوں سے بھی خوش ہوتا ہے - وہ سال بھر میں اپنے مال کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینے سے بھی خوش ہوتا ہے - پھر ہمارے پاس روپیہ آتا ہے - تو اس کا حکم ہے - کہ وطن کو چھوڑ دو - اور حج کے لئے جاؤ - لیکن یہ احکام براہ راست ہم کو خدا تعالےٰ نے نہیں بتائے جس طرح باپ بیٹے - دوستوں - بادشاہ - رعایا وغیرہ کے الگ الگ قوانین ہیں - اسی طرح خدا کا قانون یہ ہے - وہ براہ راست ہر ایک سے کلام نہیں کرتا - ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء - یعنی وہ تم میں سے کچھ آدمیوں کو اپنی رضامندی کی باتیں بتاتا ہے تم ان کی پیروی کرو - ان کی پیروی میں ہی تمہارا مقصود و مطلوب بن جاؤں گا - کفار ہمیشہ کہتے رہے لولا یکلمنا اللہ - اللہ ہم سے براہ راست کلام کیوں نہیں کرتا - اگر خدا ہم کو براہ راست اپنے منشاء سے آگاہ کرتا - تو پھر ہمیں کسی رسول کی ضرورت باقی نہ رہ جاتی - پس جب معلوم ہو گیا - کہ وہ سوائے منتخبہ اشخاص کے کسی کو اپنے منشاء سے آگاہ نہیں کرتا - تو لازم ہے - کہ ہم ان کی پیروی کریں - چنانچہ فرمایا - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اے محمدؐ تو کہدے کہ اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو - تو میری پیروی کرو - خدا تم سے محبت کریگا - پس ہم خدا کی رضا کی حصول کے لئے اسی قانون یجتبی من رسلہ من یشاء پر عمل پیرا ہو کر آنحضرتؐ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں - ہمارا مقصود و مطلوب تو صرف خدا ہے - لیکن ہم اس کو اس وقت تک راضی نہیں کر سکتے - جب تک کہ اس کے منشاء سے آگاہ رسول کی پیروی نہ کریں -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلامی حکومت کے فرائض اور ذمہ واریاں

اسلامی حکومت کی تشکیل کے بارہ میں بعض تفاصیل ایک گزشتہ پرچہ میں بیان کی جا چکی ہیں۔ اس ضمن میں اسلامی حکومت کے فرائض اور ذمہ واریوں کے بارہ میں کچھ بیان بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ اسلامی حکومت کا تصور کسی حاکمانہ اقتدار اور کر و فر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ ایک خدمت ہے۔ جو مسلم قوم کیطرف سے ایک شخص کو امین سمجھ کر اس کے سپرد کی جاتی ہے۔ اس سے وہ لوگوں کے حقوق کا نگران اور ان کے ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ گویا اسلام نے حاکم یا بادشاہ کو ایک گڈریا قرار دیا ہے۔ جس کے سپرد مالک ایک ریوڑ کرتا ہے۔ اور جس طرح گڈریے کا فرض ہے۔ کہ اس ریوڑ کی ہر ایک بھیڑ کی خوراک، رہائش صحت اور حفاظت وغیرہ کا خیال رکھے۔ اسی طرح حاکم اسلامی بھی ان باتوں کا ذمہ وار ہے۔

اسلامی حاکم کے لئے اصولی ہدایات کا ذکر تو کئی بار مختلف پیرایوں میں کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے تفصیلی فرائض میں سے ایک اہم فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کے ہر ایک شخص کے لئے خوراک۔ لباس اور مکان مہیا کرے۔ یہ انسان کی ادنےٰ سے ادنےٰ ضروریات ہیں۔ جن کے بغیر زندہ رہنا مشکل ہے۔ اس لئے اسلام نے ہر فرد کے لئے ان کا انتظام حکومت کے فرائض میں شامل کیا ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو وہ چیز جس کی حفاظت حاکم کے سپرد کی گئی ہے زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔ خوراک اور مکان کے بغیر جسمانی زندگی محال ہے اور لباس کے بغیر اخلاقی و تمدنی زندگی۔ مسلمانوں کے وہ حاکم جو صحیح معنوں میں اسلامی حاکم کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔ اس ذمہ واری کو ادا کرنے کے لئے کہاں تک مستعد رہتے تھے۔ اس کی کئی مثالیں تاریخ اسلام میں ملتی ہیں۔ حضرت عمرؓ کا واقعہ بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ آپ ایک رات یہ تجسس کرتے پھرتے تھے کہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں صرار نامی ہے۔ وہاں پہونچے تو ایک طرف سے رونے کی آواز سنائی دی۔ اور قریب پہونچ کر دیکھا۔ کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے۔ اور دو تین بچے رو رہے ہیں۔ پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے کہا۔ کہ دو تین وقت سے فاقہ ہے۔ کھانے کو کچھ پاس نہیں۔ بچے بھوک کی شدت سے بے تاب ہو رہے ہیں۔ انہیں بہلانے کے لئے خالی ہنڈیا پانی ڈال کر چولھے پر دھری رکھی ہے۔ کہ سو جائیں حضرت عمرؓ یہ بات سنکر فوراً مدینہ واپس آئے۔ گھی۔ گوشت اور کھجوریں وغیرہ اشیائے خورد و نوش ایک بوری میں ڈال کر خادم سے کہا کہ میری پیٹھ پر رکھ دے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اٹھا کر جہاں حکم ہو لے جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اب تم میرا بوجھ اٹھا کر لے چلوگے۔ مگر قیامت کے دن کون اٹھائے گا۔ اس جواب میں آپ نے یہ بتایا کہ ان لوگوں کے کھانے پینے کا انتظام کرنا میرے ذمہ تھا۔ اور چونکہ اس بارہ میں مجھ سے کوتاہی ہوئی۔ اس لئے اس کا کفارہ یہی ہے۔ کہ میں خود ہی یہ بوجھ اٹھا کر ان لوگوں کے ہاں پہونچاؤں۔

اس غرض کی باحسن وجوہ تکمیل کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنے زمانہ حکومت میں تمام ملک کی مردم شماری کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اور پیدائش و اموات کے رجسٹر جاری کئے تھے۔ تا ملک کی آبادی کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ اور ملک کی عام حالت معلوم ہوتی رہے۔ اور اس طرح محتاجوں اور قابل امداد لوگوں کو مدد دینے میں سہولت رہے۔ موجودہ زمانہ کی حکومتوں نے مردم شماری کا جو انتظام کر رکھا ہے اس کے بانی دراصل مسلمان ہی ہیں۔ البتہ ان میں ایک فرق ضرور ہے۔ آجکل کے حاکم اس لئے مقبوضہ ممالک کی مردم شماری کراتے ہیں۔ کہ تا لوگوں سے ٹیکس وصول کرنے میں زیادہ سے زیادہ التزام اور باقاعدگی رکھی جا سکے۔ اپنی فوجی طاقت کا اندازہ ہوتا رہے۔ اور خزانے بھرے جا سکیں۔ مگر اسلامی حاکموں کا مقصد یہ ہوتا تھا۔ کہ خزانوں کا صحیح مصرف معلوم کیا جا سکے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں اسلام نے خوراک لباس اور مکان ہر فرد کے لئے مہیا کرنے کی ذمہ واری حکومت پر ڈالی ہے۔ وہاں اس بات کا بھی پوری طرح خیال رکھا ہے۔ کہ حکومت پر ان باتوں کی ذمہ واری عوام الناس میں کاہلی سستی اور کام سے جی چرانے کی عادات پیدا کرنے کا موجب نہ ہو سکے۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صرف معذوروں اور مجبوروں کو ہی وظائف دیئے جاتے تھے۔ اور صرف ان کی مدد کی جاتی تھی۔ یہ نہیں کہ ہر شخص جو کام کاج چھوڑ کر گھر میں پڑا رہے۔ حکومت اسے گھر بیٹھے اخراجات مہیا کرتی رہے۔ تندرست و توانا لوگوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ جو لوگ کوئی پیشہ جانتے ہوں۔ اور کاروبار چلانے کے قابل ہوں۔ مگر سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں۔ انہیں بیت المال سے سرمایہ مہیا کر دیا جائے۔ اور اسلامی بیت المال کی آمد کا ایک حصہ ایسے لوگوں کی امداد کے لئے بھی اسلام نے وقف کیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام نے سوال کرنے سے سختی سے روکا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اسے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ اسلامی حاکم تندرست لوگوں کو کام کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک سائل کو دیکھا جس کی جھولی میں آٹا تھا۔ آپ نے اس سے وہ آٹا لے کر اونٹوں کے آگے ڈال دیا۔ اور فرمایا اب مانگ۔

چونکہ حاکمان اسلام کے ذمہ یہ فرض رکھا گیا ہے۔ کہ وہ تمام رعایا کی خوراک کے ذمہ وار ہیں۔ اس لئے ابتدائی خلفاء کے زمانہ میں اس بات کا خاص التزام و اہتمام کیا جاتا تھا۔ کہ لوگوں کے لئے خوراک کا تسلی بخش انتظام رہے۔ اور خلفاء خوراک کا سٹاک رکھنے کیطرف خاص توجہ رکھتے تھے۔ اور جب کوئی نازک وقت آتا سرکاری طور پر سٹور قائم کر دیئے جاتے تھے۔ اور اس خطرہ کے احتمال کو روکنے کے لئے کہ سرمایہ دار لوگ غلہ کو جمع کر کے دوسروں کی محرومی کا باعث نہ بنا جائیں۔ ہر شخص کے لئے پرچی جاری کی جاتی تھی۔ کہ جس کے ذریعہ وہ سرکاری سٹوروں سے غلہ خرید سکتا تھا۔ اس زمانہ میں حکومتوں کیطرف سے مختلف اشیاء پر کنٹرول اور ان کے حصول کے لئے کوپن اور پرمٹ جاری کرنا دراصل اسی انتظام کا چربہ اور نقش ثانی ہے۔ جو خلفائے اسلام نے جاری کیا تھا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ گو جماعت احمدیہ میں خلافت کا انتظام دنیوی حکومت پر حاوی نہیں۔ اور یہ جماعت دنیوی لحاظ سے ایک دوسری حکومت کے ماتحت ہے۔ اور اس وجہ سے خلفاء پر وہ ذمہ واریاں عائد نہیں ہو سکتیں۔ جو اسلامی حکومت پر فرض ہیں۔ تاہم ہر مشکل اور نازک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی جماعت کی امداد کے لئے جو سعی فرماتے ہیں۔ اس پر ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے گزشتہ سال کے آخر میں آپ نے قادیان میں غلہ اور آٹا کی تکلیف کو رفع فرمانے کے لئے جو کچھ کیا۔ اور حضور کی ہدایات کے ماتحت نظارت امور عامہ نے جو کوشش کی۔ اور اس طرح جماعت کے لوگوں کے علاوہ دوسروں کو بھی بہت حد تک مشکلات سے بچایا۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ اس سال آپ نے غرباء کو قحط کے احتمالات و خطرات سے بچانے کا بھی تسلی بخش انتظام فرمایا ہے۔ پھر مستحق اور دیانتدار پیشہ وروں کو بھی اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کا بیت المال مالی مشکلات کے باوجود حضور ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت مدد دیتا رہتا ہے۔ اور اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جہاں تک آپ کے لئے ممکن ہے محدود دائرہ کے اندر اسلامی نظام کو زندہ اور دوبارہ قائم کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔

152

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امانت فنڈ تحریک جدید۔ اور جنگ کے خطرات

فرمایا "ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ جنگ کے خطرات کے پیش نظر۔ یا مکان بنانے کی نیت یا بچوں کی تعلیم اور ان کی شادیوں وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرتا رہے اور پھر" امانت فنڈ تحریک جدید" میں جمع کراتا رہے۔ تا مصیبت یا ضرورت کے وقت کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ مجھے تو بیسیوں لوگوں نے کہا کہ آپ کی اس تحریک سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ہمارے لئے کوئی صورت مکان بنانے کی نہ تھی۔ اور اس طرح بنا لیا۔ پس اس طرف دوستوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے"

ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ ان اغراض کے لئے اپنا روپیہ مرکز میں ارسال کرے۔ اور امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع کرائے۔ اب تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس فنڈ میں جمع کرنے والوں کے لئے یہ بھی اجازت فرما دی ہے۔ کہ وہ جب چاہیں اپنی امانت لے سکتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنا روپیہ "امانت فنڈ تحریک جدید" میں جمع کرنا چاہیئے۔ جو ان کو ہر وقت بھی مل سکتا ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے چندوں کے وعدے

میرے دورۂ ہندوستان کے دوران میں مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے نقد چندہ ادا کرنے کے علاوہ بہت سے احباب نے وعدے بھی کئے تھے۔ اور ماہ جولائی ۱۹۴۲ء تک ادائیگی کی میعاد رکھی تھی۔ بہت سی جماعتوں کے کارکن اصحاب نے خاص توجہ فرما کر یہ چندہ وصول کر کے بھجوا دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر بعض نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ میں وعدہ کرنے والے احباب اور ان جماعتوں کے کارکن اصحاب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتا ہوں۔ کہ از راہ نوازش جلد از جلد یہ چندہ وصول کر کے ارسال فرمائیں۔

خاکسار عبد الواحد مدیر اخبار اصلاح سرینگر

جنم اشٹمی کی تقریب پر احمدی مبلغ کی تقریر

کرشن جی کی جنم اشٹمی کا دن منانے کے لئے آریہ سماج گجرات نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کو بھی تقریر کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ چنانچہ مولوی عبد الغفور صاحب نے کرشن جی کی سوانح حیات پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جہاں انسان کی ظاہری ضروریات کو ہر طرح پورا کرنے کے مختلف سامان پیدا کئے ہیں۔ انسان کی روحانیت کی اصلاح کیلئے بھی اپنی طرف سے لوگ پیدا کئے ہیں۔ اور ہر انسان اپنی اپنی فطرت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ایسے ہی مہاپرشوں میں سے ایک حضرت کرشن بھی تھے۔ وہ ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ دنیا کی اخلاقی علمی اور اعتقادی حالت بگڑ گئی تھی۔ آپ نے آ کر روحانیت کا ایک دور چلایا۔ اور پرماتما کے دور از فساد لوگوں کی دستگیری کی اور ایک نیا انقلاب پیدا کیا۔ آج بھی ایسی ہی حالت ہو چکی ہے۔ جیسی کہ حضرت کرشن کے وقت میں تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے مختلف قوموں کی چیخ و پکار کو سنا۔ اور قادیان میں پھر اپنے ایک مہاتما کو بھیجا۔ اور انہوں نے صاف طور پر اعلان کیا کہ

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں
میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپکو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ ہیں یہ مسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔" (ترجمہ از انگریزی)
دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ناسور لاہور سور بھگندر، داد چنبل چھپاکی گلٹی چنبل وغیرہ متاثرہ مقامات کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت فی شیشی ۸؍

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز فیروزپور روڈ لاہور

حساب داران امانت ذاتی کیلئے ضروری ہدایات

ایسے حساب داران امانت ذاتی جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخطوں کا نمونہ دفتر ہذا میں نہیں بھیجا۔ مہربانی کر کے جلد بھیج دیں۔ ورنہ ان کے آرڈرز کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔

بعض حساب داران روپیہ نکلوانے کے لئے جب آرڈرز بھیجتے ہیں۔ تو اصل نمونہ کے مطابق دستخط نہیں کرتے۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ نمونہ کے مطابق دستخط کیا کریں۔ ورنہ آرڈرز کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

حساب کھولنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ فارم شرائط امانت ذاتی دفتر ہذا سے منگوا لیا کریں۔ جو بعد خانہ پری واپس کئے جانے چاہئیں۔ فارم مذکور کی تکمیل کے بغیر لین دین صحیح اور خاطر خواہ طریق پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے احباب نوٹ فرما لیں۔ کہ فارم مذکور جسقدر جلد ممکن ہو سکے مکمل فرما کر واپس کر دیا جایا کرے۔

پتہ ڈاک کی تبدیلی کے متعلق پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ اور اب پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ ایک سے دوسرے مقام پر تبدیل ہونے پر نیا اور پرانا پتہ دفتر ہذا کو نوٹ کرا دیا جائے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

قلب الجبر

قلب الجبر کی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے بہت تعریف فرمائی ہے اور اپنی بیاض میں لکھا ہے "ایک عجیب الاثر دوا جس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ ہر ماہ کے شروع میں صرف ایک دفعہ کھلانا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر نویں مہینہ کھلائی گئی ہے۔ تو دسویں مہینہ میں بچہ پیدا ہوا۔ اور جس کو یہ دوائی کھلائی اس کو لڑکا ہی پیدا ہوا۔ عجیب عظمت و شرف کی دوا ہے۔ پتھر کی کان میں ایک چیز چمکدار۔ ملائم۔ بے مزہ۔ سفید براق نکلتی ہے۔ جس کو پتھر کا جیرہ کہتے ہیں۔ بقدر ایک رتی ایک ماشہ طباشیر مسحوق اور ایک دو منقے ملے ہوئے میں ملا کر صرف ایک دن کھلائیں۔ دوسرے مہینے میں انشاء اللہ ہرگز اسقاط نہ ہوگا"
قیمت تین روپیہ تولہ (نوٹ ایک گزشتہ پرچہ میں قیمت عہ تولہ غلطی سے درج ہو گئی تصحیح کر دی جائے)
اکسیر اٹھرا اور قلب الجبر کا استعمال اسقاط اور اٹھرا کا بہترین علاج ہے۔ اکسیر اٹھرا کی قیمت باوجود گرانی کے وہی رکھی گئی ہے یعنے مکمل خوراک گیارہ عہ اور فی تولہ ایک روپیہ۔ اکسیر اٹھرا کی پوری خوراک کی قیمت خریدنے والے کو۔ قلب الجبر کی نو ماہ کی خوراک مفت دی جائے گی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا رعایت ہو سکتی ہے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی نہیں دیکھنے پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا۔ اس دکھ سے بچنے کیلئے بچے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے۔ قیمت گیارہ روپیہ۔ آج ہی خرید لیں تاکہ دقت پیدا ہو اور فائدہ یقینی ہو

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

لنگے ضلع گجرات میں تبلیغی جلسہ

یہاں پہلا تبلیغی جلسہ ۶ - ۷ ستمبر کو منعقد ہوا مرکز کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب - گیانی واحد حسین صاحب مولوی بشیر احمد صاحب منیر مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آئے - علاوہ ازیں سید بہاول شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر بھی جلسہ میں تشریف لائے -

پہلا اجلاس ۶ ستمبر بروز اتوار صبح ۹ بجے زیر صدارت سید بہاول شاہ صاحب شروع ہوا۔ مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ نے عقائد احمدیت پر ایک گھنٹہ تقریر کی - پھر جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے عقیدہ حیات مسیح کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر روشنی ڈالی -

دوسرا اجلاس تین بجے زیر صدارت مولوی عبد الغفور صاحب شروع ہوا تلاوت ونظم کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر کی - آپ کے بعد جناب گیانی صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب منیر مولوی فاضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمنوں پر غلبہ" کے موضوع پر تقریر کی - بعدہٗ سید بہاول شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے بیان کئے - بالآخر صدر صاحب نے مختصر ریمارکس کرتے ہوئے پہلے روز کی کارروائی ۹ بجے رات ختم کی -

مورخہ ۷ ستمبر صبح نو بجے پہلا اجلاس زیر صدارت قاضی محمد نذیر صاحب شروع ہوا - تلاوت ونظم کے بعد سید بہاول شاہ صاحب نے "اخلاق محمدی اور علماءِ زمانہ" کے موضوع پر تقریر کی - آپ کے بعد

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے۔سی بجلی کے علاقہ کیلئے
نعمتِ عظمےٰ
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے - رات کو سوتے وقت اندھیر گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی - بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز - دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار - میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے -

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

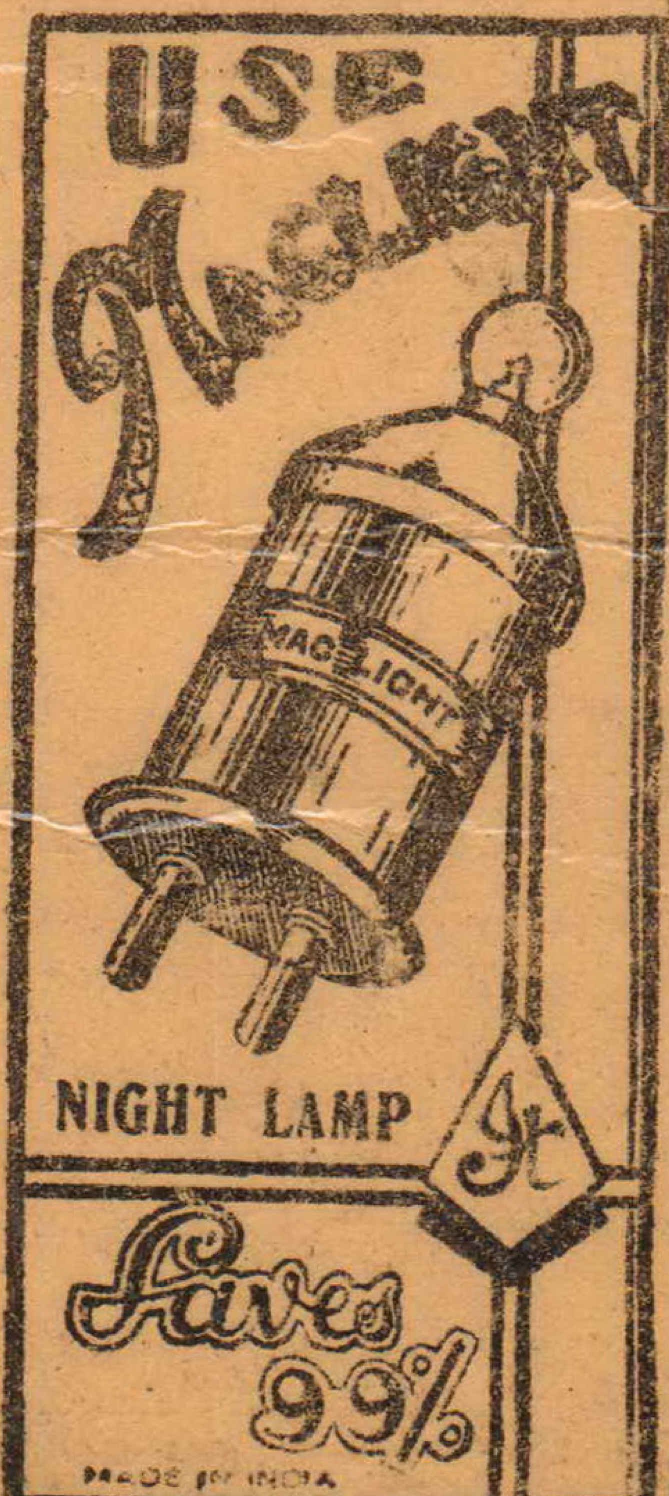

آپ اور آپکی نسلوں کیلئے فائدہ مند چیز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا :-

"لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں - امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں - جو کسی کام نہیں آتیں - مگر اُن پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں - کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائیں - تو وہ دیکھ کر کہے - کہ اچھا خانصاحب ! آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے - بس اتنی سی بات سنکر ان کا دل خوش ہو جاتا ہے - اور وہ پچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے - گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے - ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں - لیکن

خدا تعالےٰ کی باتوں

پر نہیں کرتے - اُن کے متعلق کہہ دیتے ہیں - کہ وہ دہرائی جاتی ہیں حالانکہ اخبارات نہ صرف اُن کے فائدہ کی چیزیں ہیں - بلکہ اُن کی اولادوں کے لئے بھی ضروری ہیں -"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے - پس اصل تو یہ ہے - کہ انسان میانہ روی اختیار کرے - لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے - اور وہ علاج اکسیر شباب ہے - اکسیر شباب نیا خون - نیا جوش پیدا کر دیتی ہے - قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

153

مولوی محمد اسماعیل صاحب نے ختم نبوۃ کی حقیقت بیان کی۔ اس کے بعد جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے ہندو مسلم اتحاد نیز صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ ہندو اور سکھ پبلک کی طرف سے شدید خواہش کا اظہار کیا گیا۔ کہ گیانی صاحب ایک روز اور ٹھہریں ہم اُن کی تقریر کا انتظام کریں گے۔ مگر گیانی صاحب ٹھیر نہ سکتے تھے۔

دوسرا اجلاس تین بجے شروع ہوا۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے مخالفین کے اعتراضات کے جواب باحسن طریق دیئے۔ اور خاتم النبیین کی حقیقت بیان کی آپ کی تقریر کے بعد ایک غیر احمدی دوست سید اکبرشاہ صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی جسمیں کہا۔ کہ میرا عقیدہ یہی ہے۔ جو کہ قرآن کریم سے مجھے نظر آیا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں جو لوگ اُن کو زندہ مانتے ہیں وہ قرآن کے خلاف کہتے ہیں۔ جونہی آپ نے یہ اعلان کیا غیر احمدیوں نے اپنے مولوی کو جا کر بتایا۔ تو اس نے حجٹ سید اکبرشاہ پر کفر اور ارتداد کا فتویٰ لگا دیا۔ شاہ صاحب اپنے اوپر فتویٰ سنکر صاحب صدر سے اجازت لیکر غیر احمدیوں کے جلسہ میں گئے۔ اور وہاں جا کر بھی اعلان کیا۔

اس کے بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب نے وفات مسیح پر مختصر سی تقریر فرمائی۔ ان کے بعد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کونین جتنی چاہیں!

کونین سے بہترین سن کونین آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ڈاکٹر صاحبان کو دعوت ہے آزماویں اور داد دیں!

ہر قسم کے ملیریا کا علاج

اور کونین کا سا کوئی نقصان بھی نہیں۔ یہ دوائی کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کے غور و خوض کا نتیجہ ہے۔ لڑائی کی وجہ سے کونین بہت مہنگی اور نایاب ہے، پبلک کو اس کے سستے بدل کی ضرورت تھی جو حاضر ہے۔ اس کا نام

"سن کونین"

ہے حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید صاحبان جو کہ اپنی مرضی سے مریضوں پر برتنا چاہیں۔ وہ سفوف کی صورت میں منگوا سکتے ہیں قیمت فی پونڈ بیس روپے -/۲۰ یعنی آٹھ آنہ -/۸/- تولہ۔ خوراک قریب چار گرین یعنی دو رتی۔ ایک تولہ میں ۴۸ خوراک

سن کونین ٹیبلٹس {مرکب}

(امرت تپ توڑ)

اسی سن کونین میں دوسری ادویات اعلیٰ ملا کر ٹکیہ تیار کی گئی ہیں۔ جو کہ ملیریا کے واسطے خاص اکسیری دوا ہے۔ کونین سے بھی زیادہ پر اثر ہے۔ مسلسل رہنے والا۔ روز آنیوالا۔ تیہ یا چوتھیہ سب اس سے دور ہوتے ہیں۔ اور اکثر تین دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ نئے پرانے بخار ہیں برت سکتے ہیں علاوہ ازیں درد کمر۔ درد جوڑ وغیرہ بادی دردوں کو بھی نافع ہے۔ بخار میں ہونیوالی سر درد۔ متلی۔ قے وغیرہ کو بھی مفید ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو نافع ہے۔ ۵ گرین (۲½ رتی) کی ٹکیہ تیار کی گئی ہیں۔ بچوں کے واسطے ⅛ سے ½ ٹکیہ حسب عمر دے سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۱۶ ٹکیہ آٹھ آنے -/۸/-

نوٹ:۔ سن کونین یا سن کونین کمپونڈ ٹیبلٹس (مرکب) ہیں سب دیسی ادویات شامل ہیں۔ دوسرے بخاروں میں اس دوائی کو دینے سے نقصان نہیں ہے۔ فائدہ ہوتا ہے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔

المشتہر منیجر امرت دھارا ۱۲ لاہور

امرت دھارا اوشد هالیہ۔ امرت دھارا بھون

امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مرغیوں کی تمام بیماریوں کا واحد علاج

پولٹری سیوئر

(Poultry Saviour)

دیکھا گیا ہے کہ مرغیوں کو قریباً ہر سال بعض ایسی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں جو دڑبوں کے دڑبے خالی کر دیتی ہیں اگر کوئی مرغی قسمت سے بچ بھی جائے۔ تو بہت دیر تک انڈے نہیں دیتی۔ ہماری اس دوائی جس کا نام پولٹری سیوئر ہے۔ اس کے استعمال سے موسمی بیماری سے مرغیاں بچ جاتی ہیں سالہا سال کے تجربہ سے یہ دوائی تیار کی گئی ہے آزمائش شرط ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

مطب حکیم مہر علی شاہ قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ۔ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ (عہ/ر) پچاس قرص ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

حالات کا تقاضا یہ ہے کہ "الفضل" کے چندے کی بروقت اور باقاعدہ ادائیگی فرمائیں!

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ سالومن کے علاقہ میں چھ جاپانی جہاز جن میں ایک کروزر اور پانچ جنگی جہاز تھے۔ غرق کر دئے گئے۔ ایک امریکن کروزر بھی ڈوب گیا۔ اور ایک اور کو نقصان پہنچا۔ امریکن طیاروں نے ان جزائر میں جاپانی ہوائی جہازوں پر زور کے حملے کئے۔ جو جاپانی ہوائی جہاز مقابل پر آئے ان میں سے آٹھ گرائے گئے اور چار شکاری ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ جزائر سالومن کی لڑائیوں میں اب تک چالیس جاپانی جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ اور ۲۶۰ طیارے کام آ چکے ہیں ✤

واشنگٹن ۱۴ اکتوبر۔ بحرالکاہل کے ایک ایڈمرل نمٹس نے ایک بیان میں کہا کہ گوڈال کنال کے علاقہ میں اب تک جاپانیوں نے بھاری توپوں کا استعمال نہیں کیا انہوں نے ایسی چار توپیں وہاں اتاری تھیں مگر وہ امریکن سپاہیوں نے چھین لیں۔ وہاں امریکن فوج اور سامان کافی ہے اور امید ہے کہ وہ اس علاقہ پر پوری طرح قبضہ رکھ سکیگی۔ جاپانیوں کو اس علاقہ میں اب بہت دقتیں ہیں۔ تمام رستوں پر اتحادیوں کا قبضہ ہے اور ان کے پاس صرف وہی رستہ ہے جو رباؤل کے شمال مغرب کی طرف ہے ✤

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ نیوگنی میں آسٹریلین فوج اب کوکوڈا کے درہ سے صرف بارہ میل دور ہے ✤

ماسکو ۱۴ اکتوبر۔ رات کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ پر جو نیا حملہ کیا اس میں بھی انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ اور روس میں کسی محاذ پر بھی کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ دو روز قبل جرمنوں نے جو روسی چوکیاں چھین لی تھیں۔ وہ روسیوں نے پھر واپس لے لی ہیں۔ مارشل ٹموشنکو کی امدادی فوج اب دریائے ڈان کے اس پار پہنچ چکی ہے۔ موزڈاک کے علاقہ میں بھی روسی ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیننگراڈ کے محاذ پر روسیوں نے جرمنوں کے نئے حملہ کو روک دیا ہے۔ جرمن خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی رزیف اور سمالنسک کے علاقوں میں نئے حملوں کی تیاریاں کر رہے ہیں ✤

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ کل مالٹا پر دشمن کا ہزارواں ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ اور کل کے حملوں میں آٹھ جہاز تباہ کئے گئے۔ گذشتہ تین روز میں ۴۸ ہوائی جہاز ٹھکانے لگائے گئے ہیں۔ دشمن کے ہوائی جہاز برطانی سپٹ فائر ہوائی جہازوں کو دیکھتے ہی دُم دبا کر بھاگ اٹھتے ہیں۔ کل دشمن کے چالیس طیاروں نے جب بیس برطانی سپٹ فائروں کو مقابلہ پر آتے دیکھا۔ تو بھاگ نکلے ✤

قاہرہ ۱۴ اکتوبر۔ مصر کے مورچہ کے جنوبی حصہ میں کل اتحادی طیاروں نے دشمن کی لاریوں پر بم باری کی۔ اور سپاہیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ ایک سپلائی کی گاڑی پر حملہ کیا گیا اور اسے آگ لگ گئی۔ دوشنبہ کی شب کو طبروق پر حملہ کیا گیا۔ اور بندرگاہ کی گودیوں کو آگ لگ گئی ✤

چنگکنگ ۱۴ اکتوبر۔ چین کے ایک فوجی افسر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپانی بیڑا جس میں چار طیارہ بردار اور سات جنگی جہاز ہیں۔ چین کے کنارے کے ساتھ ساتھ جنوب مغربی بحرالکاہل کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے۔ اس میں بہت سے کروزر بھی ہیں ✤

واشنگٹن ۱۴ اکتوبر۔ چین کے وزیرخارجہ نے کل مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کی۔ اور بتایا کہ چین کو واپس جاتے ہوئے وہ انہیں جگہوں پر ٹھہر سکینگے۔ جن پر ٹھہرنے کی اجازت چینی گورنمنٹ کی طرف سے ہوگی۔ اور اسلئے وہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ روس جائینگے یا نہیں۔ آپنے کہا۔ میں ہندوستان میں سے گذرونگا۔ لیکن وہاں ٹھہر نہ سکونگا ✤

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان اور برما بل تیسری دفعہ پڑھا گیا۔ اب یہ ہاؤس آف لارڈز میں پیش ہوگا ✤

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ حال کے فسادات میں قابل قدر خدمات سرانجام دینے پر وائسرائے نے بمبئی پولیس کے بعض ملازموں کو انڈین پولیس میڈل عطا کئے ہیں ✤

کٹک ۱۴ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند کے سول ڈیفنس ممبر نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اڑیسہ کے لوگوں کو تمام خطرات کا بہادری سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ آپنے کہا۔ جاپانی چڑھائی کا تو میرے نزدیک احتمال بہت کم ہے۔ البتہ ہوائی حملوں کا خطرہ ہے۔ حکومت ہند اس صوبہ کے لوگوں کی حفاظت کے لئے ہر ممکن امداد دیگی۔ اسوقت بھی شہری بچاؤ کے سارے بجٹ کا ۱/۸ حصہ اڑیسہ پر خرچ کیا جا رہا ہے ✤

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ نے جنگی قیدیوں کو جکڑنے کا کبھی بھی عام حکم نہیں دیا۔ مگر ممکن ہے کہ وقتاً فوقتاً حالات کے مطابق ایسا کیا گیا ہو۔ لیکن اگر اب جرمنی ڈیپی کے قیدیوں کے خلاف اپنا حکم منسوخ کرے تو برطانیہ بھی ایسا کر دیگا ✤

ایڈنبرا ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے کل یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں ہٹلر کی فتح کے امکانات بیحد تاریک ہو گئے ہیں۔ اس کے برخلاف برطانیہ۔ امریکہ۔ روس اور چین تکالیف اور پریشانیوں کے دور سے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہیں۔ آپنے کہا۔ ہٹلر اس امر کو نہایت حیرت سے دیکھ رہا ہے۔ کہ ہماری کمزوریاں کامیابی کا پیش خیمہ اور اسکی کامیابیاں شکستوں کی نقیب ہیں ✤ آپ نے کہا۔ یوبوٹوں کی لڑائی اتحادی اقوام کا سب سے بڑا مسئلہ، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں جرمنی پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں بم گرائے گئے اور برطانیہ میں امریکی فوجیں بھی نہائت امن وسکون کے ساتھ پہنچ گئی ہیں۔ اور ہماری صحرائی طاقت جرمنی، اٹلی اور جاپان سے زیادہ بہتر ہو چکی ہے۔ ملک کی حالت اتنی اچھی ہو چکی ہے کہ پہلے تاریخ میں اتنی اچھی کبھی نہ ہوئی تھی۔ ہٹلر نے روس پر حملہ کے دوران میں بوڑھوں۔ بچوں اور عورتوں کو جس وحشت سے قتل کیا۔ اسکی مثال نہیں ملتی روس۔ پولینڈ اور یوگوسلاویہ میں جرمن فوج اور سپیشل جرمن پولیس نے لاکھوں بندگانِ خدا کو خاک و خون میں تڑپایا۔ اس نے کیف پر قبضہ کرنے کے پہلے دن ہی ۵۴ ہزار قیدیوں کا خون کیا ✤

چنگکنگ ۱۳ اکتوبر۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کو خاص پیغامات بھیجے ہیں۔ جس میں انہوں نے چین میں اپنے حقوق و مراعات چھوڑ دینے کے فیصلہ پر برطانیہ اور امریکہ کا شکریہ ادا کیا ہے ✤

ماسکو ۱۳ اکتوبر۔ جرمنوں نے اپنا سب سے بڑا توپخانہ کریمیا سے سٹالن گراڈ پہنچا دیا ہے۔ جسمیں ۲۴ انچ دہانہ والی توپیں بھی ہیں۔ یہ توپخانہ سبسٹاپول کے خلاف استعمال کیا گیا تھا۔ روسی والگا کے دوسرے کنارہ سے اپنی بڑی توپوں کے ذریعہ ان کا جواب دے رہے ہیں۔ وہ جرمن لائنوں پر زبردست بم باری کر رہے ہیں۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ اگر جرمن یہ سمجھیں کہ وہ توپخانہ سے ہی سٹالن گراڈ کا قصہ ختم کر سکیں گے تو یہ ان کی غلطی ہے ✤

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر ولکی نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ دوسرے محاذ کے متعلق میں نے روس میں جو خیال ظاہر کیا ہے۔ اس کے متعلق بعض افسران نے جو بیہودہ بیانات دئے ہیں۔ میں ان کا جواب دینا مناسب خیال نہیں کرتا۔ میں نے بہت سا مسالہ اکٹھا کیا ہے۔ اور اپنی اور دوسرے ممالک کی جنگی کوششوں اور ان سے ہمارے تعلقات کے متعلق خاص نتائج پر پہنچا ہوں ✤

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا ارادہ ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی رہنمائی میں سرکاری طور پر ایک وفد امریکہ بھیجا جائے۔ تاکہ وہ امریکن عوام کو ہندوستان کے حالات سے آگاہ کر سکیں۔ اس وفد میں سر راماسوامی مدلیار بھی جو اسوقت برٹش وار کیبنٹ میں کام کر رہے ہیں۔ شامل ہو جائینگے۔ اس کے علاوہ اس وفد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پشاور کے رائے بہادر مہرچند کھنہ اور بیگم شاہنواز کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا ✤

ماسکو ۱۴ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ کے آس پاس زیادہ تر توپیں ہی سرگرم عمل ہیں۔ روسی فوجیں ان چوکیوں کو مستحکم کر رہی ہیں جو کل انہوں نے جرمنوں سے چھینی تھیں۔ شہر کے شمال مغرب میں انہوں نے دشمن کو جنوب مغرب کیطرف دھکیل دیا ہے۔ بحیرہ اسود کے محاذ پر ایک پہاڑی درہ کے لئے زور کی لڑائی ہو رہی ہے ✤

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ آج گورنر سندھ نے مسٹر الہ بخش کے چار ساتھی وزراء کا استعفےٰ منظور کر لیا۔ ان میں سے ایک یعنی پیر الہٰی بخش نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کیبنٹ کے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی